صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقام

ہاں! آج ہمارے لئے کہ اسلام کے صدرِ اوّل کا دماغ اور رُوح دونوں کھو چکے ہیں، یہ بات کتنی ہی تعجب انگیز ہو مگر صحابہ کرام کے لیے جو اسلام کے بخشے ہوئے دل اور اُس کے بنائے ہوئے دماغ دونوں رکھتے تھے۔ یہ بات اتنی صاف، اتنی کھلی ہوئی اور اس طرح ان کی بوجھی ہوئی تھی کہ اس کی طرف صرف ایک اشارہ کر دینا کافی تھا۔ داعیٔ اسلام کے تزکیہ و تربیت اور درسِ کتاب و حکمت نے ان کے اندر ایک ایسا مزاج پیدا کر دیا تھا کہ کوئی بات خواہ کتنی ہی سامنے کی اور مقبول و معمول کیوں نہ ہو لیکن اگر حقیقت اور دانائی کی گہرائی سے ذرا بھی ہٹی ہوئی تھی تو فوراً اُن کی طبیعت میں کھٹک پیدا ہو جاتی تھی، پھر جمتی تھی تو اس وقت جب اصلی اور کامل چیز سامنے آ جاتی تھی۔ تم نے اُن کے علم اور دانائی کی گہرائیاں بھلا دی ہیں حالانکہ صرف ان کے دل ہی زیادہ نیک نہ تھے بلکہ ان کی دانائی و حکمت بھی سب سے گہری تھی جیسا کہ خود انہی میں سے ایک حقیقت شناس انسان نے کہا تھا:

أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَهُمُ اللهُ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَلِإِقَامَةِ دِينِهِ (عن عبداللہ بن مسعود - رواہ دارمی)

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اُمت میں سب سے افضل تھے، ان کے دل سب سے زیادہ پاک، ان کا علم سب سے زیادہ گہرا، وہ تکلف میں سب سے کم، اللہ نے انہیں اپنے نبی پاک کی صحبت کے لئے اور اقامتِ دین کے لئے چن لیا تھا۔"

امام الہند ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ تعالیٰ